نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

امریکہ اور برطانیہ کی عراق پر ننگی جارحیت اقوام متحدہ اور عالم اسلام کی بے حمیتی

عالم اسلام ابھی افغانستان اور سوڈان کے زخموں کا مداوا بھی کر نہ پایا تھا اور ابھی شہیدوں اور زخمیوں کی آہوں اور سسکیوں کی بازگشت بھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ ایک بار پھر امریکہ اور اسکے پٹھو برطانیہ نے عراق پر حسب سابق تمام انسانی اور اخلاقی قدروں کو پامال کر کے رات کے اندھیرے میں شب خون مارا۔ اور پھر اسکے بعد حملوں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوا۔ دار الحکومت بغداد کے علاوہ دیگر کئی شہروں پر ہزاروں کی تعداد میں انتہائی مہلک قسم کے وزنی بم گرائے گئے اور صرف چار دنوں میں پانچ سو کروز میزائل عراق پر داغے گئے۔ حقیقت میں عراق پر یہ حملے کسی بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کی بناء پر نہیں کیے گئے بلکہ زانی، جھوٹے اور بد کردار امریکی صدر بل کلنٹن نے کانگرس میں اپنے مواخذے اور سیاہ جرموں پر پردہ ڈالنے کیلئے عراقی مسلمانوں کو بھون ڈالا۔ تاکہ کانگرس اور امریکی عوام کلنٹن کا مواخذہ جنگ کی حالت میں نہ کر سکیں، کیونکہ امریکی قانون کے مطابق حالت جنگ میں سربراہ مملکت کے خلاف ہر قسم کی کاروائی روک دی جاتی ہے۔ لیکن صدر کلنٹن کو یہ جارحیت مواخذے سے بچا نہ سکی۔ عراق، سوڈان اور افغانستان کے مسلمانوں پر یہ عذاب ایک فاحشہ یہودن مونیکا کے ہاتھوں نازل ہوا۔ اسی سیکس سکنڈل کی رسوائی کی وجہ سے صدر کلنٹن دیوانہ اور حواس باختہ ہو گیا ہے۔ اور اس کا سارا نزلہ اور غصہ مسلمانوں پر اُتر رہا ہے۔ آج اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کی تنظیمیں اس ظلم عظیم پر کیوں گنگ ہو گئی ہیں؟۔ ایک فاحشہ کی جنبش آبرو پر قوموں اور ملکوں کو ملیامیٹ کیا جا رہا ہے اور پوری دنیا اس کا تماشا کر رہی ہے۔ 16 نومبر کی رات کو عراق پر دوبارہ آہن وبارود کا طوفان مسلط کر دیا گیا۔ ہزاروں بے گناہ عراقی شہید کر دیے گئے۔ ہسپتال، سکولز، بڑے بڑے فلاحی مراکز، پٹرول اور دیگر اشیاء کی فیکٹریاں تباہ کر دی گئیں۔

ائیرپورٹس ، شہر کی بڑی بڑی شاہراہیں ، غلے کے گودام اور فوج کے کئی اہم یونٹس کو زبردست نقصان پہنچایا گیا۔ آگ وخون کا یہ کھیل اقوام متحدہ اور "عالمی امن" کے تحفظ کے نام پر کیا گیا۔ صدر کلنٹن اور اسکے حواری برطانیہ نے پوری دنیا کو الو بنانا چاہا لیکن عالم اسلام سمیت تمام مہذب دنیا اور بڑی قوتوں مثلاً روس، چین، فرانس، جرمنی، اٹلی، افغانستان، ایران، پاکستان وغیرہ نے امریکہ اور برطانیہ کی اس ننگی جارحیت کی بھرپور مخالفت کی۔ اور اسے بدترین غنڈہ گردی قرار دیا۔ روسی پارلیمنٹ (ڈوما) اور سینٹ آف پاکستان نے امریکہ کو عالمی دہشت گرد قرار دیا۔ جو ایک بڑی بات ہے۔ امریکہ نے جارحیت سے قبل اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل سے پوچھا تک نہیں اور سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ اس ظلم پر خاموش ہیں۔ اب اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کوفی عنان کو بھی اخلاقاً مستعفی ہو جانا چاہئے۔ دراصل اقوام متحدہ ایک نقاب ہے جسکی آڑ میں امریکہ بدمعاش دنیا بھر میں دہشت گردی کرتا پھر رہا ہے۔ اس جارحیت اور دہشت گردی پر آج پوری دنیا اور خصوصاً بڑی اقوام مثلاً چین، روس، فرانس، جرمن اور مسلم امہ کو امریکہ کے حالیہ جارحانہ اقدامات پر خوب سوچ وبچار کرنا چاہیے۔ کہ اگر ساری دنیا کی تھانیداری امریکہ کے حوالہ کردی جائے اور اسکے آگے کوئی مزاحمت نہ کی جائے تو چھوٹی اقوام اور خوددار ممالک کا تو خدا ہی حافظ ہے۔ پھر تو اقوام متحدہ کے ادارہ کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ کیا ہم سب انسان اور مہذب دنیا آج کے جمہوری دور میں بھی استعماری قوتوں کا شکار رہینگے ؟ اور کیا ہم آئندہ اکیسویں صدی میں امریکی نیو ورلڈ آرڈر اور اسکی بالادستی کے نیچے محکوم بن کر داخل ہونگے ؟ کیا آج کلنٹن ہٹلر کی تاریخ نہیں دہرا رہا کہ صرف چند ماہ میں تین مسلم ممالک پر اس نے متعدد حملے کیے اور ہزاروں افراد کو خون میں نہلا دیا۔ صدر کلنٹن نے اس ننگی جارحیت سے کئی فائدے اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ (۱) پوری دنیا پر اپنی بدمعاشی اور دبدبہ قائم رکھنا (۲) امریکہ کے داخلی خلفشار اور سیکس سکنڈل کے مواخذے سے گلوخلاصی کی کوشش (۳) خلیج میں اپنے مزید قیام کا جواز فراہم کرنا (۴) عرب ملکوں اور خلیج کی اقتصادیات پر مکمل قبضہ کرنا (۵) پاکستان کو بھی اس حملے سے یہ تاثر دینا کہ اگر عراق کے معمولی ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کے شک کی بنا پر اسکا یہ حال کیا جاسکتا ہے تو پاکستان جو واحد اسلامی ایٹمی

ملک ہے اس کو بھی سی ٹی بی ٹی وغیرہ کے معاہدوں پر دستخط نہ کرنے کی صورت میں یہ سزا دی جاسکتی ہے۔ طرفہ تماشا یہ ہے کہ مسلمانوں کو مارا بھی جارہا ہے اور یہ سب سے زیادہ مظلوم بھی ہیں اگر یہ امریکی مظالم کے خلاف کسی قسم کا احتجاج یا اپنی آزادی کیلئے جدوجہد کرنا چاہیں تو الٹا انہی پر دہشت گردی کا لیبل لگادیا جاتا ہے۔ یہ تو وہی بات ہوئی

؎ نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے گھٹ کہ مرجاؤں یہ مرضی میرے صیاد کی ہے

امریکہ اور اقوام متحدہ کا دوہرا معیار ہے۔ مسلم ممالک کے لئے الگ پیمانے اور میزان ہیں جبکہ عالم عیسائیت ، یہودیت اور دیگر مذاہب کیلئے الگ قوانین ۔ اسرائیل جس نے ہمیشہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کی بھرپور مخالفت اور خلاف ورزی کی ہے اور فلسطینیوں کے خلاف کھلم کھلا دہشت گردی کررہا ہے۔ اور پھر حال ہی میں کلنٹن کی سرپرستی میں میری لینڈ معاہدے کے باوجود ضمانتوں اور شرائط سے انحراف کررہا ہے بلکہ اب تو اسرائیلی کابینہ نے میری لینڈ معاہدہ پر عمل درآمد معطل کردیا ہے۔ امریکہ اس پر کیوں پابندیاں اور حملے نہیں کرتا؟ پھر سرب درندوں کو جنہوں نے بوسنیا اور کوسوو کے مسلمانوں کا وہ قتل عام کیا ہے کہ تاریخ یورپ میں اسکی مثال مشکل سے ملتی ہے۔ اس پر نیٹو اور امریکہ کی بار بار وارننگ کا کوئی اثر نہیں ہوا اور نہ ہی ان پر کوئی حملہ کیا گیا۔ ابھی حال ہی میں عالمی مبصرین کی موجودگی میں درجنوں البانوی مسلم خواتین اور بوڑھوں کو شہید کیا گیا۔ اس پر یہ نام نہاد امن کے ٹھیکیدار کیوں خاموش ہیں؟۔

ہم نے کئی مرتبہ ان ادارتی صفحات میں امریکہ اور مغربی ممالک کی عالم اسلام کے خلاف بڑھتی ہوئی جارحیت کو نئی صلیبی جنگوں کا پیش خیمہ قرار دیا ہے۔ دراصل امریکہ ، برطانیہ بار بار مسلمانوں اور بالخصوص ان کے حکمرانوں کا امتحان لینا چاہتے ہیں کہ ان کے زور بازو میں وہ پرانا دم خم باقی ہے یا نہیں؟ لیکن افسوس ملی حمیت اور قومی غیرت جیسی قیمتی متاع کو مسلم حکمرانوں نے امریکی غلامی کے عوض دفن کردیا ہے۔ اب اس کا ذکر صرف تاریخ کی پرانی کتابوں میں ملتا ہے۔ اور جس پر اب صدیوں کی گرد بھی بیٹھ چکی ہے۔ ع مسلمانی در کتاب و مسلمانان در گور

مسلم ممالک کے بے غیرت ، بے حمیت ، بے حیاء امریکی دلالوں ، مغربی نگار خانہ کے کنجروں ،

استعمار کے گماشتوں اور ملی حمیت کے سوداگر مسلم حکمرانوں نے اس ظلم عظیم پر خاموشی اور بے غیرتی کا جو شرمناک کردار ادا کیا ہے وہ تاریخ عالم کا ایک سیاہ باب بن چکا ہے۔ان مسلم حکمرانوں سے روس جیسا کافر ملک اس سلسلہ میں اچھا ثابت ہوا۔ جس نے باوجود معاشی بد حالی اور غربت وافلاس کے اپنے اچھے اور نئے تعلقات کی پروا نہ کرتے ہوئے واشنگٹن اور لنڈن سے نہ صرف اپنے سفیر واپس بلا لیے بلکہ اپنی فوجوں کو بھی جوابی کاروائی کے لئے تیاری کا حکم دیا۔ حالانکہ اس غیرت کا مظاہرہ مسلم ممالک سے متوقع تھا۔لیکن اس کے برعکس عرب ممالک نے اپنے ہوائی اڈوں اور اپنی سمندری حدود میں کھڑے امریکی جہازوں سے اپنے مسلم عرب بھائیوں کی ہلاکت کا ہر طرح کا سامان امریکہ اور برطانیہ کو فراہم کیا۔

ع چوں کفر از کعبہ ببر خیزد کجا ماند مسلمانی

ایک دیوانے صدام کیلئے پوری عراقی قوم کو جہنم میں پھینکنا کہاں کی دانائی ہے ؟اور اپنی ساری جمع پونجی تیل و معدنیات کے ذخائر کو امریکہ کے ہاتھ گروی رکھ دینا کہاں کی فراست ہے ؟ یہاں تک کہ حرمین اور کعبہ کو یہود و نصاریٰ کی ناجائز اولاد کے پاس رہن رکھ دیا گیا ہے۔ایک وقت تھا کہ بہادر عرب اپنی عجمی بہنوں کی پکار اور مدد کیلئے تڑپ کر صوبہ سندھ تک پہنچ جاتے۔اور اسی وجہ سے آج سندھ باب الاسلام کہلایا جاتا ہے۔اور اب یہ وقت آن پڑا ہے کہ خود عرب ہی امریکہ اور برطانیہ کے یہود و نصاریٰ کو بلا کر اپنے ہی ہم مذہب اور ہم نسل بھائیوں کی نسل کشی کا تماشا کر رہے ہیں۔

ظلم کی انتہاء یہ ہے کہ شہر مقدس رمضان المبارک میں بھی عراقی مسلمانوں پر سحری کے وقت بمباری کی جاتی رہی۔ادھر عالم اسلام کے مسلمان خواب غفلت اور خوان نعمت کے مزے لوٹ رہے تھے۔اور اُدھر عراقی مسلمان جان بچانے کی ادویات اور خون کی تھیلیوں کی تلاش میں رل رہے تھے۔یہ۔عجیب منطق ہے کہ اپنے آپ کو اصول پسند، اخلاق و تہذیب سے آراستہ اور "مہذب ترین مخلوق" کہلانے والے امریکیوں اور انگریزوں نے مسلمانوں کے مقدس مذہبی مہینہ کو بھی کوئی اہمیت نہیں دی اور پینٹاگون نے انتہائی ڈھٹائی اور بے حیائی سے اعلان کیا کہ عراق پر حملے رمضان

کے باوجود جاری رہینگے۔ اگر تاریخ پر نگاہ ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بھی" اشہر حرم "(یعنی چار مقدس مہینوں) میں جنگجو قبائل اپنی تمام لڑائیاں احتراماً روک دیتے ۔شاید آج کے مہذب" دور" سے وہ زمانہ جاہلیت ہی بہتر تھا۔ جسمیں کم سے کم مقدس ایام کا احترام تو کیا جاتا۔۔۔ آہ! مسلمانوں کی عظمت رفتہ کی یادگار عروس البلاد بغداد کب تک جلتا رہے گا اور کیا یہ اسی طرح ہر دور کے نئے تاتاریوں، چنگیزیوں اور ہلاکو خانوں کیلئے تختہ مشق ستم بنا رہے گا؟۔۔۔

فریاد ہے اے مصلحت کاتب تقدیر مسلم کا لہو دست یہودی کی حنا ہے
ہم آج ہیں تاریخ کے خود رحم و کرم پر ہم وہ تھے کہ تاریخ کا رخ موڑ دیا ہے
کب آئینگے اللہ کی نصرت کے فرشتے ہر ٹوٹے ہوئے دل کی یہ غمناک صدا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ناظم دارالعلوم مولانا گل رحمان صاحبؒ کا سانحہ ارتحال

داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی ایک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خاموش ہے

بزم حقانیہ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب نور اللہ مرقدہ کی رحلت کے بعد ایک بار پھر صف ماتم بچھ گئی جب دارالعلوم کے نہایت ہی پرانے اور حد درجہ مخلص و مہربان ناظم اور قدیم فاضل مولانا گل رحمٰن صاحبؒ طویل علالت کے بعد بروز جمعہ ۱۸ دسمبر کو انتقال فرماگئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔ مولانا کو اکوڑہ کے قریب ہی ان کے آبائی گاؤں پیر سباق میں قبل از نماز عصر سپرد خاک کردیا گیا۔ مرحومؒ کی نماز جنازہ حضرت مہتمم صاحب نے پڑھائی۔ دارالعلوم کے تمام اساتذہ ومشائخ وابستگان اور کثیر تعداد میں طلباء اور عوام نے شرکت کی۔ تدفین کے بعد حضرت مہتمم صاحب نے آپ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور دارالعلوم کیلئے آپ کی خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

مولانا مرحومؒ گذشتہ پچاس برسوں سے دارالعلوم کے ساتھ وابستہ رہے۔ ۴۸ء میں دارالعلوم سے آپ کی فراغت ہوئی۔ پھر دارالعلوم ہی میں تدریس کے ساتھ ساتھ مختلف شعبوں میں مصروف کار رہے۔ اپنی امانت اور بے مثال دیانتداری کے باعث دارالعلوم کا شعبہ مالیات جیسا